توبہ کی اہمیت

از: مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

حسب فرمائش: حضرت علامہ مولانا محمد بدر القادری صاحب قبلہ (ہالینڈ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر: ۳۶

توبہ کی اہمیت

مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

مہتمم مدینۃ العلوم انسٹی ٹیوٹ، توپسیا

نظر ثانی

مولانا افروز قادری

لیکچرر، کیپ ٹاؤن یونیورسٹی، ساؤتھ افریقہ

ناشر

آل انڈیا تبلیغ سیرت مغربی بنگال

۶/ر تاتلہ لین، کلکتہ ۱۴ فون: 09830367155

www.islamiurdubook.blogspot.com

**Al-Barkaat
Educational Society (Regd.)**

Prof. Syed Muhammad Amin
President

مورخہ ۱۷؍فروری ۲۰۱۰

مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ سرور کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت کے مبارک و مسعود موقع پر آل انڈیا تبلیغ سیرت، مغربی بنگال بارہ مفید کتابوں کی کہکشاں سجا رہی ہے۔ میرا کئی سالوں سے یہ مشاہدہ ہے کہ ہماری جماعت میں کئی ایسے فعال نوجوان بڑے حوصلے کے ساتھ میدان تخلیق و تحقیق میں اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے مسلسل سعی کر رہے ہیں۔ جس کا اثر یہ ہے کہ لکھنے والوں کو تحریک ملی اور پڑھنے والوں کے ذوق و شوق کو بالیدگی۔ جو ہماری جماعت کے لئے بڑی موثر اور خوش آئند بات ہے۔

مولانا مجاہد حسین حبیبی قادری کا شمار جماعت اہل سنت کے ان فاضل نوجوانوں میں ہوتا ہے جن سے مستقبل میں بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ موصوف ماہنامہ ”تبلیغ سیرت“ کی اشاعت کے ذریعہ خطہ بنگال میں مذہب و مسلک کی گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تبلیغ سیرت نے جن ۱۲ کتب کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے وہ اپنے موضوعات کے انتخاب کے حوالہ سے قابل تحسین عمل ہے جس میں عقائد کی درستگی کے ساتھ ساتھ اصلاح امت کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے آقا سید عالم ﷺ سے سچی محبت کے اظہار کا یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔

میں مولانا مجاہد حسین حبیبی صاحب اور ان کے رفقاء کو ان کی اس کاوش پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ ان کے اس نیک عمل کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مستقبل میں مزید تر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

فقط والسلام

سید محمد امین قادری
خادم سجادہ آستانہ عالیہ، برکاتیہ، مارہرہ شریف
حال مقیم، کبیر کالونی، جمال پور، علی گڑھ

**Anoopshahr Road, Aligarh - 202 002 (U.P.) India
Phone: +91-571-2404117, 3091307, 3091308, 3091309**

اپنی بات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَاٰلِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

مسلم معاشرے کی اصلاح اورنئی نسل کی رہنمائی کے لئےتحریک آل انڈیا تبلیغ سیرت ایک عظیم منصوبے کے تحت گذشتہ کئی برسوں سے مفیداور کار آمد کتابیں وقتاً فوقتاً شائع کرتی آ رہی ہے۔ سردست توبہ کے موضوع پرایک مختصرسی کتاب بنام ''**توبہ کی اہمیت**'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔کتاب اگرچہ مختصر ہےلیکن گرانقدر معلومات پر مشتمل ہے۔دراصل اس موضوع پر کچھ لکھنے کا ارادہ اس لیے ہوا کہ کئی لوگوں سے بات چیت کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ لوگ اپنے گناہوں کو بڑااور سنگین سمجھ کراللہ کی رحمت سے کسی قدر ناامید ہو چکے ہیں اور یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ جہنم اور عذاب الٰہی ہی اب ان کا مقدر ہے۔اس لیے اب نیکی کا کوئی فائدہ نہیں۔حالانکہ یہ بات سراسر اسلامی نظریہ کے خلاف ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَایۡئَسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَایَایۡئَسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ اِلَّا الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرُوۡن **ترجمہ** : اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ (سورہ یوسف، آیت ۸۷: پارہ ۱۳) حدیث شریف میں حضور نے بھی فرمایا ہے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا کافروں کا کام ہے۔اس لیے مسلمانوں کو خدا کی ذات سے کسی بھی صورت میں ناامید نہیں ہونا چاہیے کہ گناہگاروں کے لیے جہنم اور عذاب الٰہی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ایسا نہیں ہے۔اللہ نے ایسے ہی گناہگار بندوں کے لیے توبہ جیسی عظیم نعمت و رحمت بنائی ہے تا کہ بندہ توبہ کے ذریعہ اپنے سابقہ گناہوں کو دھوکر خود کو صاف ستھر کر کے رب کی رضا اور قرب حاصل کر سکے۔اب اگر آپ توبہ کی اہمیت، اس کی قدرو منزلت اور تائب کا مقام نیز گذشتہ امت کے تائبین کی توبہ کے تعلق سے کچھ جاننا اور پڑھنا چاہتے ہیں، تو ضرور ورق الٹیے اور مشمولات سے عبرت اور نصیحت حاصل کر کے اپنی اوراہل خانہ کی اصلاح کی کوشش کیجیے۔دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل اس کتاب کو میرے اور قارئین کے لیے ذریعہ اصلاح و بخشش بنائے۔آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین والہ وصحبہ اجمعین۔

(مولانا) **محمد مجاہد حسین حبیبی**

نائب سیکریٹری: آل انڈیا تبلیغ سیرت مغربی بنگال،

۸ ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ بمطابق ۱۲ فروری ۲۰۱۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

توبہ قرآن میں

'توبہ' ایک عظیم دولت اور گراں قدر عطیہ الٰہی ہے اس کے ذریعہ بندہ اپنی بداعمالیوں کو دھوکر اللہ جل مجدہ کا قرب حاصل کرسکتا ہے۔ ہر زمانے میں توبہ کے ذریعہ گناہگاروں نے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے لیکن جوں جوں قیامت قریب آتی جارہی ہے اس نعمت خداوندی کو لوگ فراموش کرتے جارہے ہیں اور انتہا درجہ کی غفلت برت رہے ہیں۔ جب کہ آج کے لوگوں کو پچھلے لوگوں کے مقابلے توبہ کی زیادہ ضرورت ہے کیوں کہ آج پہلے کے مقابلے گناہ زیادہ عام ہے۔ قرآن کریم کا گہرائی سے مطالعہ کریں تو اندازہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کی کتنی تاکیدیں فرمائی ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے :

پہلی آیت: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ **ترجمہ:** بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے (پارہ ۲۔ سورہ بقرہ، آیت ۲۲۲)

دوسری آیت: اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا قف فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ **ترجمہ** : ہاں وہ لوگ جنہوں نے (گناہ کے بعد) توبہ کرلیا اور اپنی اصلاح کرلی۔ تو اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (پارہ ۳۔ سورہ آل عمران، آیت: ۸۹)

تیسری آیت: اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ **ترجمہ:** ہاں جو توبہ کرلیں اپنی اصلاح کرلیں اور ظاہر کردیں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کی میں توبہ قبول کرتا ہوں اور بیشک میں توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں۔ (پارہ ۲۔ سورہ بقرہ، آیت: ۱۶۰)

چوتھی آیت: وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ **ترجمہ:** اے ایمان والوں! تم سب اللہ کے حضور توبہ کروتا کہ فلاح پاسکو۔ (پارہ ۱۸۔ نور، آیت ۳۱)

پانچویں آیت: وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَ جَدُوْا اللّٰہَ تَوَّاباً رَّحِیْماً **ترجمہ:** اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ (پارہ ۵۔ سورہ نساء، آیت: ۶۴)

چھٹی آیت: وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوْا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوا عَلٰی مَا فَعَلُوا وَھُمْ یَعْلَمُوْن **ترجمہ:** اور جب وہ کوئی بے حیائی کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کو، کون بخشے والا ہے سوائے اللہ کے اور اپنے کئے ہوئے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں ایسے لوگوں کے لیے رب کی طرف سے بخششیں اور جنتیں ہیں۔ (سورہ آل عمران۔ پارہ ۴، آیت: ۱۳۴)

ساتویں آیت: اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوْا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَھُمْ عَذَابُ جَھَنَّمَ وَلَھُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ **ترجمہ:** بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اذیت دی پھر توبہ نہ کی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ (سورہ بروج۔ پارہ ۳۰، آیت: ۹)

آٹھویں آیت: قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعاً اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ **ترجمہ:** تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ (پارہ ۲۴۔ سورہ زمر، آیت: ۵۲)

نویں آیت: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحاً عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھَارُ. **ترجمہ:** اے

ایمان والوں اللہ کی طرف سچی توبہ کرو قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیوں کو مٹا دے اور تمھیں جنت میں داخل کرے جن کی نیچے نہریں بہتی ہیں۔ (سورہ تحریم۔ آیت:۷)

دسویں آیت: وَ مَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ **ترجمہ**: اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔ (پارہ ۲۶۔ سورہ حجرات، آیت:۱۱)

مذکورہ آیات سے حسب ذیل نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (۲) جو توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے اللہ ان کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ (۳) توبہ کامیابی کا ذریعہ ہے۔ (۴) توبہ کرنے والا حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ ضرور قبول فرمائے گا۔ (۵) جنہوں نے فواحش اور مظالم کا ارتکاب کیا ہو وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتے رہیں اور گناہوں پر جان بوجھ کر ڈٹے نہ رہیں۔ (۶) جنہوں نے گناہوں کو اپنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں توبہ واستغفار کرتے رہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے۔ (۷) اہل ایمان کو چاہیے کہ اللہ کے حضور سچی توبہ کریں کیوں کہ سچی توبہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما کر بندے کو جنت میں داخل فرما دیتا ہے۔ (۸) توبہ واستغفار کے برکات وثمرات سے واقف ہونے کے باوجود جو توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی زندگی کی صبح وشام مذکورہ آیات اور اس کے پیغامات کو نظر میں رکھ کر بسر کریں۔

یہ چند ایک وہ قرآنی اِرشادات ہیں جو ہمیں توبہ واِستغفار اور اصلاح اَحوال کے لیے دعوت فکر دے رہے ہیں۔ یوں ہی احادیث رسول میں بھی توبہ کی تاکیدیں اور تائب (یعنی توبہ کرنے والے) کے لیے بشارتیں آئی ہیں۔ ذیل کی سطروں میں ان ایمان افروز حدیثوں کو ملاحظہ فرمائیں۔

توبہ واِستغفار احادیث کی روشنی میں

حضور کا روزانہ ستر مرتبہ استغفار کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی قسم! میں ہر دن ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔'' (بخاری: باب استغفار النبی، رقم الحدیث: ۶۳۰۷)

(سنن ابن ماجہ: باب الاستغفار، رقم الحدیث: ۳۹۴۸)

استغفار سے دل کی غفلت کا دور ہونا

حضرت اغرالمزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے دل پر پردہ آتا رہتا ہے حالانکہ میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔''

(صحیح مسلم: باب استحباب الاستغفار، رقم الحدیث ۷۰۳۲)

مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہوکر روزانہ سو بار استغفار فرماتے ہیں تاکہ دل پر دنیوی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مصروف ہونے کی وجہ سے غفلت کا پردہ نہ آجائے تو ہم گنہ گار ہوکر بھی اگر توبہ واستغفار نہ کریں تو ہمارا کیا حال ہوگا!۔ ہر شخص توبہ کا حاجت مند ہے؛ لہٰذا سبھوں کو چاہیے کہ روزانہ بکثرت توبہ واستغفار کیا کریں۔

اقرارِ گناہ، توبہ کی اولین شرط

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بندہ جب گناہ کا اقرار کرلیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔'' (بخاری ومسلم، مشکوۃ، باب الاستغفار والتوبہ ص: ۲۰۳)

بار بار گناہ کی بار بار توبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کر لیتا ہے، پھر کہتا ہے کہ مولیٰ میں نے گناہ کر لیا مجھے معاف فرمادے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (میرے فرشتو! دیکھو) میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی خدا ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کرتا ہے۔ (تو گواہ رہنا) میں نے اُس بندے کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ چاہے، وہ آدمی گناہ سے رکا رہتا ہے۔ اس کے بعد پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ! میں نے گناہ کر لیا مجھے بخش دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی خدا ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور اس پر گرفت بھی فرماتا ہے، تو میں نے اُس بندے کو بخش دیا۔ پھر آدمی بچا رہتا ہے۔ جتنا اللہ چاہے۔ پھر گناہ کر بیٹھتا ہے اور عرض کرتا ہے اے اللہ! میں نے گناہ کر لیا۔ مجھے معاف فرمادے۔ تو اللہ فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو بخشتا ہے اور پکڑ بھی لیتا ہے لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر بندہ ٹھہرا رہتا ہے جتنا اللہ چاہے پھر گناہ کر بیٹھتا ہے۔ عرض کرتا ہے اے اللہ! میں نے گناہ کر لیا مجھے معاف فرما۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو بخشتا ہے اور پکڑ بھی لیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، جو چاہے کرے۔" (مسلم۔ باب قبول التوبہ من الذنوب، رقم الحدیث: ۱۶۲۷)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "استغفار کر لینے والا گناہ پر مُصِر نہیں کہلاتا اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے۔"

(ترمذی: رقم الحدیث: ۳۹۰۷۔ ابوداود: رقم الحدیث: ۱۵۱۶)

لیکن شرط یہ ہے کہ ہر توبہ کے وقت آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد ہو۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو ایک مرحلہ انشاء اللہ ایسا ضرور آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے اس کو گناہ سے بچالے گا۔

شرک کے علاوہ تمام گناہوں کی بخشش

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے 'اے اولاد آدم! جب تک تو مجھ سے دعا مانگے اور مجھ سے آس لگائے رکھے، میں تجھے عیوب کے باوجود بخشتا رہوں گا۔ میں بے نیاز ہوں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ کنارۂ آسمان تک پہنچ جائیں۔ پھر تو مجھ سے معافی مانگے تب بھی میں تجھے بخش دوں گا، کچھ پرواہ نہ کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر خطاؤں کے ساتھ ملے مگر کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر بخشش کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔'' (ترمذی، رقم الحدیث:۳۸۸۵)

بہترین انسان کون؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر انسان سے خطا ہوتی ہے اور بہترین خطا کار توبہ کرنے والے ہیں۔''

(سنن ابن ماجہ: باب ذکر التوبہ۔ رقم الحدیث:۴۳۹۲، سنن دارمی: باب فی التوبہ۔ رقم الحدیث:۲۷۶۱)

یعنی کسی سے گناہ ہو جانا یہ کوئی بعید بات نہیں بندہ ہے تو گناہ ہوگا ہی البتہ گناہ کے بعد توبہ نہ کرنا بہت بری بات ہے۔ لہٰذا صبح و شام کثرت سے توبہ کرتے رہنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ کا منتظر رہتا ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّہَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّہَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا۔ **ترجمہ**: اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنے دست قدرت کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گناہ گار توبہ کرلے اسی طرح وہ اپنا دست قدرت دن کے وقت بھی پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرلے۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکل آئے۔ (مسلم: باب قبول التوبہ من الذنوب: رقم الحدیث:۷۱۶۵)

بڑی شرم کی بات ہے کہ اللہ تو رات دن ہماری توبہ قبول کرنے کیلئے تیار ہو لیکن ہم توبہ ہی نہ کریں

توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی طرح ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لاذَنْبَ لَهُ.

ترجمہ: گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو۔

(ابن ماجہ: باب ذکر التوبہ: رقم الحدیث ۴۳۹۱ : کنز العمال: رقم الحدیث ۱۰۱۴۹)

اللہ، اللہ اس سے بڑھ کر گناہ گاروں کے لیے بشارت کی بات اور کیا ہو سکتی ہے!۔

جب تک ہم استغفار کریں گے اللہ مغفرت فرماتا رہے گا

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے کہا اے اللہ! تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو اس وقت تک بہکاؤں گا جب تک ان کی جانیں ان کے جسموں میں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی عزت اور بلندیِ درجات کی قسم میں انہیں بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے!۔ (مشکوۃ، باب الاستغفار والتوبہ ص: ۲۰۴)

لوگو! جب ہم گناہ کی نحوست نہیں چھوڑ سکتے تو ہمیں توبہ کی حلاوت بھی نہیں چھوڑنی چاہیے؛ کیونکہ یہ گناہوں کو دھلنے اور اللہ کو راضی کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

استغفار ہر غم اور پریشانی سے نجات کا ذریعہ ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو استغفار کو اپنے اوپر لازم کرلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے چھٹکارا اور ہر غم سے نجات کا راستہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو۔" (ابوداود: باب فی الاستغفار: رقم الحدیث ۱۵۲۰،

ابن ماجہ: باب الاستغفار: رقم الحدیث ۳۹۵۱)

گناہ کی تاریکی اور اس کی صفائی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اِرشاد فرمایا بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے اگر اس نے گناہ سے ہاتھ کھینچ لیا اور توبہ واستغفار کر لیا تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر بار بار گناہ کرتا ہے تو سیاہ نکتہ بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے دل پر سیاہی چڑھ جاتی ہے۔ یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ہے۔ **كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ** **ترجمہ:** خبردار ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے ان اعمال کی وجہ سے جو وہ کرتے تھے۔

(ابن ماجہ: باب ذکر التوبہ: رقم الحدیث: ۴۳۸۵)

لٰہذا بندہ کو چاہیے کہ گناہ پر اصرار نہ کرے ہر حال میں توبہ واستغفار کرتا رہے۔ تا کہ دلوں کی صفائی کا کام بھی کسی حد تک ہوتا رہے۔

گناہ پر افسوس کرنے سے بھی معافی مل جاتی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ الذَّنْبَ فَاِذَا ذَكَرَهٗ اَحْزَنَهٗ ، وَاِذَا نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ قَدْ اَحْزَنَهٗ غَفَرَلَهٗ مَاصَنَعَ قَبْلَ اَنْ يَّاخُذَ فِيْ كَفَّارَتِهٖ بِلَاصَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ** **ترجمہ:** آدمی جب کوئی گناہ کر لیتا ہے پھر اس گناہ کو یاد کر کے غمگین ہو جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی اس کیفیت کو ملاحظہ فرماتا ہے کہ بندے کو گناہ نے مغموم کر دیا ہے تو اس کا وہ گناہ بخش دیتا ہے جس کا اس نے ارتکاب کیا تھا اس سے پہلے کہ وہ کوئی کفارہ ادا کرے۔ گناہ کے بدلے میں نہ تو کوئی نماز کاٹتا ہے اور نہ کوئی روزہ۔ (کنز العمال: الجزء ۴: رقم الحدیث: ۱۰۱۹۰)

مخفی اور اِعلانیہ گناہوں کی توبہ

حضرت عطا بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاَحْدِثْ عِنْدَهَا تَوْبَةً السِّرِّ بِالسِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةَ**

بِالْعِلاَنِیَۃ ۔ **ترجمہ**: جب تم کوئی گناہ کر بیٹھو تو اس کے ساتھ توبہ بھی کر لیا کرو، چھپے ہوئے گناہوں کی توبہ چھپ کر، کرو اور اعلانیہ گناہوں کی توبہ علی الاعلان۔
(کنزالعمال: الجزء۴: رقم الحدیث: ۱۰۲۴۸)

چھپے گناہوں کی توبہ چھپ کر، کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ایک طرف جہاں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنا گناہ ہے ہی وہیں گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے کہ کہیں اسے سن کر کسی اور کو گناہ کی خواہش یا جرأت نہ ہو جائے۔اس لیے چھپے گناہوں کی توبہ چھپ کر کرنے کا حکم ہے اور ظاہری گناہوں کی توبہ اعلانیہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ کسی کو تائب کے بارے میں مزید بدگمانی نہ رہے۔

گناہ کب تک نہیں لکھا جاتا

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ یَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِیْ، فَاِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ مِنْھَا اَلْقَاھَا ، وَاِلاَّ کُتِبَتْ وَاحِدَۃَ. **ترجمہ**: بائیں کندھے پر رہنے والا فرشتہ مسلمان گناہ گار سے (اس کے گناہ کرنے کے بعد) چھ گھڑی اپنے قلم کو روکے رکھتا ہے، اگر وہ شرمندہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی معافی مانگ لے تو اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے ورنہ ایک گناہ لکھ لیا جاتا ہے۔
(کنزالعمال: الجزء۴۔رقم الحدیث: ۱۰۱۹۲)

یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ گناہگار کو نامہ اعمال میں گناہ لکھنے سے پہلے کچھ وقت کی مہلت دے دیتا ہے تاکہ شرمندگی کا اظہار کر کے اللہ سے گناہوں کی معافی مانگ لے۔

گناہ کا کفارہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کَفَّارَۃُ الذَّنْبِ اَلنَّدَامَۃُ وَلَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَاَتَی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَغْفِرُلَھُمْ. **ترجمہ**: گناہ کا کفارہ خدا کے سامنے شرمندگی اختیار کرنا ہے اگر تم

گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لاتا جو گناہ کرتی پھر اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا۔

(کنز العمال: الجزء ۴: رقم الحدیث: ۱۰۲۱۸)

اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنی نافرمانی پسند نہیں ہے؛ مگر چوں کہ 'غفار و ستار' اس کے صفاتی اَسما ہیں تو ان صفات کے اظہار کے لیے وہ گناہوں کی مغفرت فرماتا رہتا ہے۔

گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک وہ جو فطرت انسانی سے سرزد ہوں۔ دوسرے وہ جو خدائے تعالیٰ کے مقابلہ اور بغاوت میں سرزد ہوں۔ انسانی کمزوریوں اور جذبات نفس سے جو چھوٹے موٹے گناہ سرزد ہوتے ہیں مذکورہ حدیثوں میں ایسے ہی گناہوں کی معافی کا ذکر ہے، چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں وہ بخش دیے جائیں گے۔ اور جو گناہ اور نافرمانیاں خدا سے بغاوت اور مقابلہ کی صورت میں انسان سے ظاہر ہوتے ہیں وہ چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے وہ معافی کے قابل نہیں ہوتے جیسے کفر، شرک، اِرتداد، حرام کو حلال بنا کر یا حلال کو حرام بنا کر شعائر اللہ سے بغاوت کرنا وغیرہ۔

توبہ کا کمال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **لَوْ اَخْطَاتُمْ حَتّٰی تَبْلُغَ خَطَایَا کُمُ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ**. **ترجمہ**: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر توبہ کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔

(سنن ابن ماجہ: باب ذکر التوبہ: رقم الحدیث: ۴۳۸۹۔ کنز العمال: الجزء ۴: رقم الحدیث: ۱۰۲۲۲)

یعنی بندہ کو کسی بھی حال میں اللہ کی ذات اور اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ کے لیے کسی کو بخش دینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بشرطیکہ بندہ سچے دل سے اس کے حضور توبہ کرے۔

خوفِ خدا سے بخشش

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ایک آدمی نے اپنی آخرت کی بربادی کا بہت سامان کرلیا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنی بیوی بچوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا پھر مجھے ہوا میں بکھیر دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میں خدائے قہار کی گرفت میں آگیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا کہ ایسا عذاب اب تک کسی کو نہیں دیا گیا ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے وصیت پر عمل کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا تو نے اپنے ساتھ ایسا کیوں کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا تیرے خوف کی وجہ سے میں نے ایسا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ بس اسی بات پر اس کی بخشش فرمادے گا۔

(مسلم: باب فی سعۃ رحمۃ اللہ: رقم الحدیث: ۱۵۶۷، سنن ابن ماجہ: باب ذکر التوبہ رقم الحدیث: ۴۲۹۶)

اللہ کا خوف بڑی نعمت ہے۔ جس کے دل میں اللہ کا خوف ہوتا ہے وہ بڑے گناہوں سے بچ جاتا ہے اور اگر گناہ ہو بھی جائے تو جلد ہی توبہ کی توفیق مل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى **ترجمہ**: جو اللہ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کو گناہوں سے روکتا ہے ایسوں کا ٹھکانا جنت ہے۔ (پارہ: ۳۰: سورہ النٰزعات: آیت: ۳۹)

توبہ میں ٹال مٹول

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلتَّسْوِیْفُ شِعَارُ الشَّیْطَانِ یَلْقِیْهِ فِیْ قُلُوْبِ الْمُوْمِنِیْنَ

ترجمہ: تسویف شیطان کا شعار ہے جس کو وہ مومنین کے دلوں میں ڈالتا رہتا ہے۔

(کنز العمال: الجزء۴: رقم الحدیث: ۱۰۲۰۸)

تسویف کا معنی ہے گناہ چھوڑنے میں ٹال مٹول اور توبہ میں تاخیر کرنا کہ ابھی زندگی بہت پڑی ہے کسی اور وقت توبہ کرلوں گا اور گناہ کو چھوڑ دوں گا۔ ٹال مٹول شیطان کی طرف سے ہے مسلمان کو اس کی عیاری سے ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ موت کا کوئی پتہ نہیں کس وقت آجائے۔ لہٰذا گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ کرلیں اگر دوبارہ مبتلا

ہو گئے تو دوبارہ توبہ کر لینی چاہیے۔ اس طرح اگر شیطان تمہیں گناہ میں الجھا کر پچھاڑ دیتا ہے تو تم بھی اس کے بعد توبہ کر کے اس کو شرمندہ کر دو اس لئے کہ جب تم میں اور شیطان میں اسی طرح سے آنکھ مچولی رہے گی تو کوئی بڑے نقصان کا خطرہ نہیں کیوں کہ تم گناہ کے ساتھ ساتھ توبہ کر کے اس کو معاف کرا چکے ہو گے۔ اگر کبھی ایسا ہو گیا کہ پھر توبہ کی توفیق نہ ہوئی تو وہ ایک گناہ ہی ہو گا پچھلے گناہ توبہ کی وجہ سے معاف ہو چکے ہوں گے، لیکن اس طرح سے آدمی کو عادت نہیں ڈالنی چاہیے اور بڑے گناہوں پر جرأت بھی نہیں کرنی چاہیے کہ وہ انسان کی ہلاکت کا سبب بنتے ہیں اور چھوٹے گناہوں کی عادت پڑ جائے تو ان کا مجموعہ بھی کبیرہ کو پہنچ جاتا ہے۔ اس لیے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ آدمی خود کو شیطان سے چوکس رکھے اور گناہوں کے قریب بھی نہ بھٹکے۔

گناہ سے دل پر زنگ آتا ہے اور توبہ سے دل منور ہوتا ہے!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے۔ اگر توبہ کر لے اور معافی مانگ لے تو اس کا دل روشن ہو جاتا ہے اور اگر گناہ زیادہ کرے تو سیاہی زیادہ ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ پورے دل پر چھا جاتی ہے۔''

(سنن ابن ماجہ۔ باب ذکر الذنوب: رقم الحدیث: ۴۲۸۵)

چالیس سال کی عمر والے کے لیے نصیحت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **اِذَا اَتٰی عَلَی الْعَبْدِ اَرْبَعُوْنَ سَنَه یَجِبُ عَلَیْهِ اَنْ یَّخَافَ اللّٰهَ وَیَحْذَرہ۔** **ترجمہ**: جب انسان کی عمر چالیس سال ہو جائے تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس سے خوف کھائے۔ (کنز العمال: الجزء ۴: رقم الحدیث: ۱۰۳۲۹)

ہر شخص کو مہلت نہیں ملتی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **یَاعَائِشَۃُ لَیْسَ کُلُّ النَّاسِ مُرَخًّیٌ عَلَیْہِ. ترجمہ**: اے عائشہ! ہر شخص کو ڈھیل نہیں دی جاتی ہے۔ (کنز العمال۔ الجزء۴: رقم الحدیث: ۱۰۳۷۸)

یعنی اس خواب وخیال میں نہیں رہنا چاہیے کہ بعد میں توبہ کرلوں گا بہت سے لوگوں کو توبہ کی توفیق نہیں مل پاتی ہے۔ اس لیے شروع ہی سے گناہوں سے بچتے رہنا چاہیے۔

رحمت خداوندی کی وسعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ حِیْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ کَتَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی نَفْسِہٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلَبُ غَضَبِیْ. ترجمہ**: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اسی وقت اپنے دست قدرت سے اپنے متعلق لکھ دیا، بیشک میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔

(ترمذی: رقم الحدیث: ۳۸۸۸)

اللہ بندوں پر ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو قیدیوں میں ایک عورت کی چھاتیاں دودھ سے چھلک رہی تھیں اور وہ دوڑ رہی تھی۔ جب قیدیوں میں کوئی بچہ پاتی اسے پکڑتی۔ اپنے سینے سے چمٹا لیتی اور اسے دودھ پلا دیتی۔ تب ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟“ ہم نے عرض کیا ”اگر وہ پھینکنے پر قادر ہو تب بھی کبھی نہیں پھینکے گی۔“ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنی یہ اپنے بچے پر مہربان ہے۔“ (مسلم۔ باب فی سعۃ رحمۃ اللہ، رقم الحدیث: ۷۱۵۴)

اسی قسم کی دوسری روایت صحابی رسول حضرت عامرالرام سے ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ ایک شخص آیا جو کمبل اوڑھے ہوئے تھا۔اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پر کمبل لپٹا تھا۔عرض کیا کہ ''یارسول اللہ! میں ایک جھاڑی کے پاس سے گزرا تو میں نے اس جھاڑی میں چڑیا کے چوزوں کی آواز سنی۔میں نے انہیں پکڑ لیا اور اپنے کمبل میں رکھ لیا۔اتنے میں ان بچوں کی ماں آ گئی وہ میرے سر پر چکر لگانے لگی میں نے اس کے سامنے وہ بچے کھول دیے۔وہ ان پر گر پڑی۔میں نے ان سب کو اپنے کمبل میں لپیٹ لیا۔وہ سب میرے ساتھ ہیں۔ آپ نے فرمایا انہیں رکھ دو۔میں نے انہیں رکھ دیا۔ان کی ماں انہیں سینے سے لگائے رہی۔تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ان چوزوں کی ماں کی اپنے بچوں سے اتنی محبت پر تعجب کرتے ہو،اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنی بچوں کی ماں بچوں پر۔انہیں واپس لے جاؤ اور وہیں رکھ آؤ جہاں سے پکڑا ہے۔

(ابوداءود۔باب الامراض والمکفرۃ للذنوب،رقم الحدیث:۳۰۹۱)

اسی طرح کی ایک اور، روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم کسی جہاد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ایک قوم کے قریب سے گزرے اور دریافت فرمایا تم کون ہو۔وہ بولے ہم مسلمان ہیں۔ ایک عورت وہاں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہی تھی جس کے ساتھ اس کا بچہ تھا۔جب آگ بھڑک کر اونچی ہوتی عورت بچہ کو دور ہٹا دیتی۔وہ نبی کریم سے صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔بولی کیا ''آپ رسول اللہ ہیں؟'' آپ نے فرمایا ''ہاں'' وہ بولی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا اللہ ارحم الراحمین نہیں ہے۔آپ نے فرمایا ''ہاں اللہ سب سے بڑا رحم فرمانے والا ہے''۔پھر بولی ''کیا اللہ اپنے بندوں پر ماں سے زیادہ مہربان نہیں؟'' آپ نے فرمایا ''ہاں'' تو بولی ''ماں تو اپنے بچے کو

آگ میں نہیں ڈالتی۔'' اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر جھکا لیا۔ چشمانِ مبارک اشکبار ہو گئیں پھر سر مبارک اٹھا کر فرمایا ''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں صرف سرکش منکر ہی کو سزا دے گا جو اللہ تعالیٰ سے بغاوت کرے اور لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کہنے سے انکار کرے۔'' (ابن ماجہ: رقم الحدیث: ۴۴۳۸)

لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ سرکشی اور غفلت میں نہ پڑیں حتی الامکان گناہوں سے دور رہیں۔ توبہ و استغفار کرتے رہیں اور اللہ سے رحمت و مغفرت کی امید رکھیں کیونکہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بغیر توبہ و استغفار بخشش نہیں ہو گی

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے استغفار نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسے نہیں بخشے گا اور جو توبہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا اور جو رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔ (کنز العمال۔ رقم الحدیث: ۱۰۲۸۴)

اللہ اور بندے کے درمیان کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ابلیس نے دیکھا کہ آدم علیہ السلام کے مجسمے کا اندرونی حصہ خالی ہے تو اس نے کہا کہ اے اللہ! تیری عزت کی قسم میں اس کے پیٹ سے اس وقت تک نہیں نکلوں گا جب تک اس میں روح رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت و جلال کی قسم میرے اور بندے کی توبہ کے درمیان تو حائل نہیں ہو سکتا جب تک بندے کے جسم میں روح رہے گی۔

(کنز العمال۔ رقم الحدیث: ۱۰۲۶۹)

اللہ کی رحمت بڑی ہے

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی حبیب بن حارث سے فرمایا اے حبیب! جب کبھی تم سے گناہ ہو جائے تو توبہ کر لیا کرو، حبیب نے عرض کیا، یارسول

اللہ! اگر میرے گناہ بہت زیادہ ہوں تو میں کیا کروں۔ اس پر حضور نے فرمایا اللہ کی معافی تمہارے گناہوں سے بڑھ کر ہے۔ (کنز العمال۔ رقم الحدیث: ۱۰۲۴۷)

کبیرہ اور صغیرہ دونوں گناہوں سے توبہ ضروری ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی کبیرہ گناہ توبہ واستغفار کے بعد کبیرہ نہیں رہتا اور کوئی بھی صغیرہ گناہ اِصرار کے بعد صغیرہ نہیں رہتا!۔ (کنز العمال۔ رقم الحدیث: ۱۰۲۳۸)

یعنی کبیرہ گناہ کے بعد اگر آدمی سچے دل سے توبہ کرے تو اس کا گناہ معاف ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر بندہ مسلسل صغیرہ گناہ کیے جارہا ہے اور توبہ نہیں کرتا تو صغیرہ گناہوں پر اِصرار، کبیرہ گناہ میں بدل جاتا ہے۔

توبہ کرنے والا جوان اللہ کا محبوب ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ توبہ کرنے والے نوجوانوں کو محبوب رکھتا ہے۔

(کنز العمال۔ رقم الحدیث: ۱۰۱۸۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ کرنے والے نوجوان سے بڑھ کر پسندیدہ نہیں اور کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اتنی ناپسندیدہ نہیں جتنا کہ وہ بوڑھا جو بڑھاپے کے باوجود گناہوں پر اَڑا ہوا ہو۔ (کنز العمال۔ رقم الحدیث: ۱۰۲۳۳)

توبہ کرنے والے تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے لیکن نوجوانی میں توبہ کرنے والوں کو بطورِ خاص محبوب رکھنے کی وجہ یہ ہے اس عمر میں توبہ کرنا واقعی دل گردہ کا کام ہے کیونکہ اس عمر میں عموماً آدمی خواہشات ولذات کے نرغے میں ہوتا ہے ایسے میں خواہشات اور دنیاوی رنگینیوں کو چھوڑ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کرنا واقعی بڑے نصیبے بات ہے!۔

توبہ کی برکت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ میں اپنے بارے میں بندے کے گمان کے مطابق کرتا ہوں۔اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندہ کے توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنا کھویا ہوا جانور چٹیل میدان میں پالے۔اور جو ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں اس سے ایک گز قریب ہوجاتا ہوں اور جو مجھ سے ایک گز قریب ہوتا ہے میں اس سے دو گز قریب ہوجاتا ہوں۔اور جب بندہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے قریب ہوجاتا ہوں۔(مسلم۔رقم الحدیث :۱۲۸ے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نگہبان فرشتوں کو اس کا گناہ بھلا دیتا ہے نیز اس کے اعضا و جوارح اور زمین کے اس حصے کو بھی اس کا گناہ بھلا دیتا ہے جس پر اس نے گناہ کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کے گناہ پر کوئی گواہ نہیں ہوگا۔(کنز العمال۔رقم الحدیث:۱۰۱۷۹)

توبہ کا دروازہ کھلا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جو سورج کے مغرب سے نکلنے سے پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔"(مسلم باب استحباب الاستغفار،رقم الحدیث:۷۰۳۶)

ایک اور روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔جن میں سے سات بند ہیں، لیکن ایک دروازہ توبہ کے لیے کھلا ہوا ہے جب تک سورج مغرب سے طلوع

نہ ہو جائے۔(کنز العمال۔ رقم الحدیث: ۱۰۱۹۶)

توبہ کا دروازہ کب بند ہوگا؟

حضرت صفوان بن عسال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لیے مغرب میں ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی راہ ہے۔ وہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ جس دن تمہارے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی ایسے نفس کو ایمان مفید نہ ہوگا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو۔''

(مشکوۃ، باب الاستغفار والتوبہ ص: ۲۰۵،۔ کنز العمال الجزء ۴: رقم الحدیث ۱۰۲۵۳)

توبہ کب تک قبول ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِر** **ترجمہ**: اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ موت کے غرغرہ کی حالت تک نہ پہنچے۔

(ترمذی: باب قبول التوبہ: رقم الحدیث: ۳۸۸۰، ابن ماجہ: باب ذکر التوبہ: رقم الحدیث: ۴۳۹۴)

حالت نزع میں جب موت کے فرشتے نظر آنے لگیں، اسے غرغرہ کی کیفیت کہتے ہیں۔ غرغرہ سے پہلے کفر سے توبہ قبول ہوسکتی ہے لیکن اس کے بعد نہیں کیوں کہ ایمان کے لیے ایمان بالغیب ضروری ہے۔ البتہ گناہوں سے توبہ اس وقت بھی قبول ہے۔ علما نے فرمایا کہ ملک الموت ہر مرنے والے کو نظر آتے ہیں۔ قبض روح پاؤں کی طرف سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں مصلحت یہ ہے کہ اس حالت میں بھی زبان اور دل چلتے رہیں اور گنہگار توبہ کرلیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی غفاری کا ایک مظہر ہے۔

سعادت مند انسان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **اِنَّ مِنْ سَعَادَۃِ الْمَرْءِ اَنْ یَّطُوْلَ عُمُرُہٗ وَیَرْزُقُہُ اللّٰہُ الْاِنَابَۃَ** **ترجمہ**:

انسان کی سعادت میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عطا فرما دے۔ (کنز العمال، رقم الحدیث: ۱۰۲۰۱)

عمر کا زیادہ یا کم ہونا یہ کسی کے اختیار میں نہیں ہے لیکن توبہ واستغفار کرنا آدمی کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور سعادت مندی کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی کی عمر لمبی ہو اور اسے رجوع الی اللہ کی توفیق مل جائے۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ ہر لمحہ توبہ واستغفار کرتا رہے۔

اَب تک آپ نے توبہ کے تعلّق سے حدیثیں پڑھنے کی سعادتیں حاصل کیں اب توبہ، توبہ کی روح، تائب کی پہچان اور قبولیت توبہ کی علامتیں تحریر کی جارہی ہیں تاکہ قارئین ان کی روشنی میں اپنی توبہ درست کر سکیں۔

توبہ کیا ہے؟

توبہ تین چیزوں کا نام ہے۔

۱۔ جب کسی سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کا کوئی کام ہو جائے تو وہ اپنے گناہ کا اقرار کرے اور شرمندہ ہو کر فوری طور پر اس سے باز آجائے۔

۲۔ آئندہ ان برائیوں سے بچے رہنے کا پختہ ارادہ کرے اور شریعت کی راہ پر گامزن ہو جائے۔

۳۔ پچھلی زندگی میں کی ہوئی خطاؤں کی معافی چاہے اور ان کی تلافی کرے۔

ہر گناہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیت پائی جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اگر کسی دوسرے شخص کی حق تلفی بھی کی گئی ہو تو اس شخص سے معافی مانگ لے ورنہ توبہ صحیح نہیں ہوگی۔

توبہ کی روح

صرف زبان سے توبہ کرنا اور اَسْتَغْفِرُاللہ کہتے رہنا جس میں دل شریک نہ ہو، فائدہ مند نہیں ہے، اگر بندہ اپنے کیے ہوئے گناہ پر شرمندہ ہو اور افسوس کرے اور ارادۂ صادق، نیتِ خالص اور رغبتِ کامل کا طالب ہو تو یہی وہ استغفار ہے جس

کے فضائل اللہ کی کتاب اور احادیث رسول میں مذکور ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ" نادم ہونا ہی توبہ ہے۔

معلوم ہوا کہ حزن وندامت ہی توبہ کی جان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے متعلق حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ (م۴۶۵ھ) فرماتے ہیں کہ یہ ایک ایسا قول ہے جس میں توبہ کی تمام شرائط موجود ہیں کیوں کہ توبہ کی **پہلی شرط**: تو مخالفت احکام الٰہی پر افسوس کرنا ہے، **دوسری شرط**: لغزش کو فوراً چھوڑ دینا ہے۔ **تیسری شرط**: گناہ کی طرف نہ لوٹنے کا قصد کرنا ہے اور یہ تینوں شرطیں ندامت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ کیوں کہ جب دل میں کیے ہوئے برے کاموں پر ندامت پیدا ہوتی ہے تو باقی دو شرطیں اس کے ساتھ خود بخود آجاتی ہیں۔ **(کشف المحجوب ہجویری)**

تائب کی پہچان

توبہ کرنے والوں کی شناخت ان باتوں سے ہوتی ہے۔

☆ اپنی زبان کو قابو میں رکھتے ہیں۔ جھوٹ، غیبت اور بے ہودہ باتوں سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں اور زبان کو حمد وثنا، اور شکر میں مشغول رکھتے ہیں۔

☆ کسی کے متعلق دشمنی یا حسد اپنے دل میں نہیں رکھتے۔

☆ برے آدمیوں سے الگ رہتے ہیں تاکہ وہ کہیں اس کو نیکی سے منحرف نہ کردیں۔

☆ جن باتوں سے توبہ مضبوط ہوتی ہے، انہیں ہمیشہ اختیار کرتے ہیں کیوں کہ اس کے بغیر توبہ قبول نہیں ہوتی اور جن باتوں سے توبہ کامل ہوتی ہے ان کو دل میں زیادہ سے زیادہ جگہ دیتے ہیں مثلاً خوف، حیا اور امید، یہ چیزیں نیت کو مضبوط بناتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کے کرنے سے منع فرمایا ہے ان سے پرہیز کرتے ہیں۔ نفس امارہ اور خواہشات نفسانی کی پیروی نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کا خیال کرتے ہیں۔

☆ موت کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں، گناہ پر شرمندہ رہتے ہیں اور اللہ کی پوری فرماں برداری کرتے ہیں۔

توبہ کی قسمیں

توبہ کی تین قسمیں ہیں۔

☆ **توبہ گناہ سے نیکی کی طرف**: یعنی جن لوگوں نے کوئی برا کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لی۔

☆ **توبہ نیکی سے زیادہ نیکی کی طرف**: یہ اہل ہمت خصوصاً اولیا اللہ کے لیے خاص ہے۔ کیوں کہ وہ گناہ کرتے ہی نہیں۔

☆ **بلند مقام پر ٹھہرنے سے توبہ**: علما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامات ہمیشہ ترقی پر تھے، اس لیے آپ جب کسی بلند مقام پر پہنچتے تو اس سے نیچے کے مقام سے استغفار کرتے اور اس مقام کے دیکھنے سے بھی توبہ فرماتے تھے۔

توبہ کے بعد گناہ کا ارتکاب

کسی گناہ سے توبہ کرنے کے بعد اگر آدمی کی نیت میں فتور آ جائے اور پھر گناہ کی طرف مائل ہو جائے تو اس کو پہلی توبہ کا ثواب ملے گا۔ حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں ایک ایسے بزرگ کا ذکر فرمایا ہے جنھوں نے ستر بار توبہ کی اور پھر گناہ کی طرف رجوع کیا یہاں تک کہ اکہترویں بار استقامت نصیب ہوئی۔

ایک اور بزرگ نے توبہ کی اور کچھ مدت تک اپنی توبہ پر قائم رہے۔ پھر دل میں گناہ کی خواہش پیدا ہوئی اور خواہش کو پورا کیا۔ لیکن اب ندامت کے مارے اپنے شیخ کے نزدیک نہ جاتے تھے۔ ایک دن ان کے پاس چلے گئے تو انہوں نے نصیحت فرمائی تو، توبہ درست ہوگئی۔ (**کشف المحجوب۔ص۴۲۹**)

اب توبہ کی ترغیب کے لیے چند حکایات و واقعات تحریر کیے جا رہے ہیں تاکہ ان کے مطالعے سے طبیعت میں خوشگوار انقلاب رونما ہو اور قاری خود کو توبہ کے لیے آمادہ کر سکے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

قصاب کی توبہ

قوم بنی اسرائیل کا ایک قصاب اپنے پڑوسی کی کنیز پر عاشق تھا۔ایک دن کنیز کسی کام سے دوسرے گاؤں جارہی تھی۔قصاب نے موقع غنیمت جان کراس کا پیچھا کیا اور کچھ دور جا کر اسے پکڑ لیا، کنیز نے کہا اے نوجوان! میرا دل بھی تیری طرف مائل ہے۔لیکن میں اللہ سے ڈرتی ہوں۔“قصاب نے جب اللہ کا نام سنا تو بولا،”جب تو اللہ سے ڈرتی ہے تو میں کیوں نہ اس سے ڈروں؟“ یہ کہہ کر اس نے توبہ کرلی اور وہاں سے پلٹ آیا۔راستے میں پیاس کے مارے جان لبوں پر آ گئی۔اتفاقاً اس کی ملاقات ایک آدمی سے ہوگئی جو کسی نبی کا قاصد تھا۔اس قاصد نے حال دریافت کیا؟ قصاب نے جواب دیا،” پیاس سے نڈھال ہوں۔“ قاصد نے کہا کہ” آؤ ہم دونوں مل کر اللہ سے دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اَبر کے فرشتے کو بھیج دے اور وہ شہر پہنچنے تک ہم پر سایہ کیے رکھے۔“نوجوان نے کہا کہ”میں نے تو اللہ تعالیٰ کی کوئی قابل ذکر عبادت نہیں کی ہے، میں کس طرح دعا کروں؟ تم دعا کرو میں آمین کہوں گا۔“ چنانچہ قاصد نے دعا کی، بادل کا ایک ٹکڑا ان کے سروں پر سایہ فگن ہوگیا۔جب یہ دونوں راستہ طے کرتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو بادل قصاب کے سر پر آ گیا اور قاصد دھوپ میں ہوگیا۔ قاصد نے کہا، اے نوجوان! تونے تو کہا تھا کہ میں نے اللہ کی کچھ بھی عبادت نہیں کی ہے، پھر یہ بادل تیرے سر پر کس طرح سایہ فگن ہوگیا ہے؟ مجھے اپنا حال بتا۔“نوجوان نے کہا،”اور تو مجھے کچھ معلوم نہیں البتہ ایک کنیز سے خوف خدا کی بات سن کر میں نے توبہ کی تھی۔“ قاصد بولا ،”تو نے سچ کہا، اللہ تعالیٰ کے حضور جو درجہ توبہ کرنے والے کا ہے وہ کسی دوسرے کا نہیں ہے۔“ (کتاب التوابین: ص:۴۵)

بنی اسرائیل کے ایک نوجوان کی توبہ

قوم بنی اسرائیل کا ایک نوجوان جس نے بیس سال تک اللہ کی عبادت کی، پھر

بیس سال نافرمانی کی، پھر آئینہ دیکھا تو داڑھی میں بال سفید نظر آئے وہ غم زدہ ہو گیا اور کہنے لگا: ’’اے میرے خدا! میں نے بیس سال تیری عبادت کی اور بیس سال تیری نافرمانی کی، اب اگر میں تیری طرف آؤں تو کیا میری توبہ قبول ہو گی؟‘‘ اس نے کسی کہنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا: ’تو نے ہم سے محبت کی، ہم نے تجھے محبوب بنایا، تو نے ہمیں چھوڑ دیا۔ ہم نے تجھے چھوڑ دیا۔ تو نے گناہ کیے ہم نے تجھے مہلت دی اب اگر تُو توبہ کر کے ہماری طرف آئے گا تو ہم تیری توبہ قبول کریں گے۔‘‘ (مکاشفۃ القلوب)

عورت کی محبت میں مبتلا نوجوان کی توبہ

قوم بنی اسرائیل میں دو دوست تھے۔ یہ دونوں ایک پہاڑ پر اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان میں سے ایک شہر میں کچھ خریدنے آیا تو اس کی نگاہ ایک بازاری عورت پر پڑ گئی اور وہ اس کے عشق میں گرفتار ہو گیا اور اس کی مجلس اختیار کر لی۔ جب کچھ روز گزر گئے اور وہ واپس نہ ہوا۔ تو دوسرا دوست اسے تلاش کرتا ہوا شہر پہنچا، معلومات کرنے پر اس کے بارے میں سب کچھ جان گیا۔ پھر یہ اس سے ملنے پہنچا تو عاشق دوست نے شرمندہ ہو کر کہا، ’’میں تو تجھے جانتا ہی نہیں۔‘‘ اس نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا، ’’پیارے بھائی! دل کو اس کام میں مشغول نہ کر، میرے دل میں جس قدر شفقت آج تیرے لیے پیدا ہوئی ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔‘‘ یہ کہہ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ گناہ گار دوست نے جب اپنے دوست کی طرف سے محبت کا مظاہرہ دیکھا تو جان لیا کہ ’’میں اس کی نظروں سے نہیں گرا ہوں۔‘‘ فوراً طوائف کی محفل سے اٹھا، توبہ کی اور اس کے ساتھ واپس چلا گیا۔ (کیمیائے سعادت)

مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ وہی نصیحت کارگر ہوتی ہے جو شفقت و محبت کے ساتھ کی جاتی ہے۔ لہٰذا ناصح کو چاہیے کہ نصیحت کرتے وقت بد خلقی اور سخت روی سے بچے تاکہ نصیحت کارگر ہو سکے۔

کفل کی توبہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کفل بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا۔ جو ہر طرح کے گناہ کیا کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک محتاج عورت آئی اسے اس نے زنا کرنے کی شرط پر ساٹھ دینار دیے۔ جب وہ گناہ کے لیے بڑھا تو عورت کانپ گئی اور رو پڑی۔ کفل نے عورت سے پوچھا کیوں رو رہی ہے کیا میں نے تجھے مجبور کیا ہے۔ عورت نے کہا تو نے مجبور تو نہیں کیا لیکن میں نے زنا کبھی نہیں کیا ہے کفل نے کہا جب تو نے یہ کام کبھی نہیں کیا پھر اس کے لیے کیوں آمادہ ہوئی۔ عورت نے کہا کہ مجھے بچوں کی بھوک اور آہ و بکا نے اس کام پر مجبور کیا ہے۔ یہ سن کر اس نے عورت کو چھوڑ دیا اور کہا چلی جا یہ دینار بھی تیرے ہیں۔ پھر اس نے قسم کھائی کہ اللہ کی قسم کفل پھر کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ اسی رات اس کا انتقال ہو گیا۔ صبح کو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت فرمادی ہے۔ (کتاب التوابین: ص: ۴۴)

معلوم ہوا کہ سچی توبہ کی برکت سے بڑے سے بڑے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ایک فاحشہ کی توبہ

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کو (دنیا کا) تہائی حسن دیا گیا تھا وہ سو دینار لے کر گناہ کے لیے تیار ہو جایا کرتی تھی اس پر ایک عابد کی نگاہ پڑی تو عابد کے دل میں اس کی محبت بیٹھ گئی۔ عابد نے محنت مزدوری کے ذریعہ سو دینار جمع کیے پھر عورت کے پاس آیا اور اسے پورا قصہ سنایا کہ میرے دل میں تیری محبت بیٹھ گئی ہے محنت مزدوری کر کے سو دینار جمع کر کے تیرے پاس لایا ہوں۔ عورت نے اسے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ اس کے پاس سونے کا پلنگ تھا اس پر بیٹھ کر عابد سے کہنے لگی کہ آ جاؤ جب وہ آ کر بیٹھا تو اس نے اللہ

تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کے وقت (یعنی قیامت کے دن) کو یاد کیا تو اس پر کپکپی طاری ہوگئی اور اس سے کہنے لگا مجھے چھوڑ دے میں جانا چاہتا ہوں اور یہ سو دینار رکھ لے۔ عورت نے کہا تجھے کیا ہو گیا تو، تو ابھی یہ کہہ رہا تھا مجھے دیکھ کر تیرے دل میں میری محبت پیدا ہو گئی تھی اور تو نے محنت مزدوری کر کے سو دینار جمع کیے ہیں اب جب کہ تو مجھ پر پورا پورا قادر ہو گیا ہے تو اب کہتا ہے مجھے چھوڑ دے۔ عابد نے جواب دیا کہ اللہ کا خوف اور اللہ کے سامنے کھڑا ہونا مجھے یاد آ گیا ہے۔ اب تمام لوگوں سے زیادہ تو مجھے قابل نفرت لگ رہی ہے۔ عورت کہنے لگی۔ اگر تو سچا ہے تو تیرے علاوہ میرا کوئی خاوند نہیں ہوگا۔ عابد نے کہا مجھے چھوڑ دے میں جانا چاہتا ہوں۔ طوائف نے کہا میں تجھے اس شرط پر چھوڑوں گی کہ تو مجھ سے شادی کر لے۔ لیکن عابد نے انکار کر دیا۔ عورت نے کہا میں تجھے اس شرط پر چھوڑتی ہوں کہ اگر میں تیرے پاس پہنچ گئی تو تو مجھ سے نکاح کر لے گا۔ عابد نے کہا شاید ایسا ہو جائے۔ پھر عابد شہر کی طرف نکل گیا۔ عورت نے بھی گناہوں سے توبہ کی اور اپنے علاقے کو چھوڑ کر عابد کے شہر پہنچ گئی ۔ لوگوں سے عابد کا گھر اور اس کا نام پوچھا۔ لوگوں نے اسے گھر بتا دیا۔ عورت کے پہنچنے سے پہلے کسی نے عابد سے کہا کہ فلانی عورت تیرے پاس آ رہی ہے۔ جب عابد نے اسے آتا ہوا دیکھا تو ایک سسکی لی اور مر گیا۔ عورت نے معلوم کیا کہ اس کا کوئی قریبی رشتہ دار ہے لوگوں نے بتلایا اس کا ایک بھائی ہے جو فقیر آدمی ہے۔ عورت نے کہا عابد کی محبت کی وجہ سے اس کے بھائی سے ہی نکاح کر لیتی ہوں ۔ لہٰذا عابد کے بھائی سے نکاح کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے سات انبیاء پیدا فرمائے۔ (کتاب التوابین: الجزء:۱ ۔ص: ۴۴)

معلوم ہوا کہ بڑے سے بڑے گناہ کو اللہ تعالیٰ توبہ کے ذریعہ معاف فرما دیتا ہے۔ لہٰذا اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ صبح و شام توبہ کرتے رہنا چاہیے۔

ایک گناہ گار کی توبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں قوم بنی اسرائیل پر قحط پڑا۔ لوگ جمع ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے اے کلیم اللہ! ہمارے لیے

اپنے رب سے بارش کی دعا کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام لوگوں کو لے کر ایک میدان میں گئے ان کی تعداد ستر ہزار سے کچھ زائد تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔ اِلٰھِیْ اِسْقِنَا غَیْثَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ وَارْحَمْنَا بِالْاَطْفَالِ الرُّضَّعِ وَالْبَھَائِمِ الرُّتَّعِ وَالْمَشَائِخِ الرُّکَّعِ، اے اللہ! ہم پر بارش برسا اور ہم پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ دودھ پینے والے بچوں، چرنے والے جانوروں اور جھکنے والے بوڑھوں کی وجہ سے ہم پر رحم فرما، مگر دعا کرنے کے بعد آسمان اور زیادہ صاف ہوگیا اور دن زیادہ گرم ہوگیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے معبود! اگر تیرے یہاں میرا مرتبہ پرانا ہو چکا ہے تو نبی امی حضرت محمد ﷺ جن کو تو آخری زمانے میں مبعوث فرمائے گا ان کے مرتبہ کی وجہ سے ہم پر رحم فرما۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی تمہارا مرتبہ میرے یہاں پرانا نہیں ہوا ہے اور نہ کم ہوا ہے لیکن تمہارے درمیان ایک آدمی ہے جو چالیس سال سے گناہوں کے ساتھ میرا مقابلہ کر رہا ہے۔ لوگوں میں اعلان کردو۔ وہ تمہارے درمیان سے نکل جائے۔ اسی کی وجہ سے میں نے تم پر بارش روک دی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے میرے معبود! میں کمزور بندہ ہوں اور میری آواز بھی کمزور ہے یہ ستر ہزار سے کچھ زیادہ ہیں میری آواز کہاں پہنچے گی۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی آواز لگانا آپ کا کام ہے اور پہنچانا میرا کام ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہوکر اعلان کیا۔ اے چالیس سال سے اللہ کا مقابلہ کرنے والے! تو ہمارے درمیان سے نکل جا۔ تیری وجہ سے ہم پر بارش رکی ہوئی ہے۔ وہ گناہ گار بندہ کھڑا ہوا۔ اس نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی نہ نکلا پھر اس نے یقین کرلیا کہ میں ہی اس سے مراد ہوں اور اپنے دل میں سوچا کہ اگر ان کے درمیان سے نکلتا ہوں تو سب کے سامنے رسوا ہوتا ہوں اور اگر ان کے ساتھ بیٹھتا ہوں تو یہ لوگ میری وجہ سے محروم ہوتے ہیں۔ پھر اس نے اپنا سر

گریبان میں ڈالا اور اپنے کاموں پر شرمندہ ہو کر یہ دعا کی ۔اے میرے معبود اے میرے سردار! میں نے چالیس سال تیری نافرمانی کی تو نے مجھے ڈھیل دی۔اب میں تیرا فرمانبردار بن کر تیرے پاس آیا ہوں تو میری توبہ قبول فرما۔اس کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ ایک سفید بادل اٹھا جس نے مشکیزوں کے منہ کی طرح بارش برسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔اے اللہ! کس کی وجہ سے تو نے ہم پر بارش نازل فرمائی حالانکہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں نکلا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا!اے موسیٰ! جس کی وجہ سے بارش روکی تھی اسی کی وجہ سے بارش برسائی ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔اے اللہ! یہ فرمانبردار بندہ مجھے دکھادے۔۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ! جب وہ میرا نافرمان تھا تو میں نے اسے رسوانہیں کیا تو اب جب کہ وہ میرا فرمانبردار ہو گیا ہے میں اسے کیسے رسوا کروں۔اے موسیٰ! میں چغل خوروں سے نفرت کرتا ہوں اور میں خود چغل خور بن جاؤں۔(یہ کیسے ہوسکتا ہے!)۔ (کتاب التوابین: الجزء۔ا ص: ۵۰)

ایک دردانگیز توبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص تھا جو اپنی توبہ پر کبھی قائم نہیں رہتا تھا۔جب بھی توبہ کرتا اسے توڑ دیتا یہاں تک کہ اس حال میں بیس سال گزر گئے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی، میرے اس بندے کو کہہ دو کہ میں اس سے سخت ناراض ہوں، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس آدمی کو اللہ کا پیغام دیا تو وہ بہت غمگین ہوا اور جنگلوں کی طرف نکل گیا، وہاں جا کر بارگاہ رب العزت میں عرض کی، اے رب ذوالجلال! تیری رحمت جاتی رہی یا میرے گناہوں نے تجھے دکھ دیا؟ تیری بخشش کے خزانے ختم ہو گئے یا بندوں پر تیری نگاہ کرم نہیں رہی؟ تیرے عفوو درگزر سے کون سا گناہ بڑا ہے؟ تو کریم ہے، میں بخیل ہوں، کیا میرا بخل تیرے کرم پر غالب آ گیا ہے؟ اگر تو نے اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے

محروم کردیا تو وہ کس کے دروازے پر جائیں گے؟ اگر تو نے انہیں راندۂ درگاہ کردیا تو وہ کہاں جائیں گے؟ اے رب قادر و قہار! اگر تیری بخشش جاتی رہی اور میرے لیے عذاب ہی رہ گیا ہے تو تمام گناہگاروں کا عذاب مجھے دیدے، میں ان پر اپنی جان قربان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا جاؤ اور میرے بندے سے کہہ دو کہ تو نے میرے کمالِ قدرت اور عفو و درگزر کی حقیقت کو سمجھ لیا ہے اگر تیرے گناہوں سے زمین بھر جائے تب بھی میں تجھے بخش دوں گا۔ (مکاشفۃ القلوب۔ص:۱۴۴)

سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم بنی اسرائیل میں ایک آدمی نے ننانوے آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔ پھر اس نے معلوم کرنا چاہا کہ اس وقت روئے زمین کا سب سے بڑا عالم کون ہے تاکہ اپنے گناہوں کی توبہ کے بارے میں مسئلہ دریافت کرے۔ چنانچہ لوگوں نے ایک راہب کی نشاندہی کی اس نے راہب سے کہا: میں نے ننانوے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے کیا میرے لیے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ راہب نے کہا نہیں۔ لہٰذا اس نے راہب کو بھی قتل کر ڈالا۔ سو کی تعداد پوری ہوگئی۔ پھر کچھ مدت بعد اس نے لوگوں سے پھر پوچھا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ چنانچہ ایک عالم کے متعلق بتایا گیا اس نے عالم سے کہا کہ میں سو آدمیوں کو قتل کر چکا ہوں کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے۔ اس عالم نے جواب دیا۔ ہاں تیری توبہ قبول ہوسکتی ہے۔ فلاں علاقے میں چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں تم بھی ان کی رفاقت میں اللہ کی عبادت میں زندگی گزارو۔ اور اپنے ملک کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ وہ آدمی چل دیا۔ جب آدھے راستے پر پہنچا تو انتقال ہوگیا اب اس کے متعلق رحمت کے اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا رحمت کے فرشتوں کا کہنا تھا کہ یہ تائب ہوکر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوچکا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے تو کبھی کوئی نیک

کام نہیں کیا۔ چنانچہ فیصلے کے لیے ایک فرشتہ انسانی شکل میں آیا اور دونوں فریق نے اس کو ثالث تسلیم کرلیا۔ اس نے کہا: دونوں طرف کی زمین ناپ لو، جس طرف کی مسافت کم ہوگی اسی میں اسے شامل کیا جائے گا۔ جب زمین ناپی گئی تو جس طرف وہ جارہا تھا اس کی مسافت کم نکلی اس بنیاد پر رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح کو اپنے قبضے میں کرلیا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حسن نے بیان کیا کہ جب اس نے دیکھا کہ موت آنے لگی ہے تو اس نے اپنے آپ کو نیکوں کی بستی کی طرف گھسیٹا۔ بس اسی وجہ سے اللہ نے اسے نیکوں کی بستی کے قریب اور برے لوگوں کی بستی سے دور کردیا۔

(مسلم: باب قبل التوبہ: رقم الحدیث: ۷۱۸۴)

معلوم ہوا کہ آدمی کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو اگر سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ضرور اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اس لیے گناہ گاروں کو مایوس ہونے کی بجائے توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہیے۔

یہاں تک جو واقعات و حکایات آپ نے پڑھی ہیں وہ پچھلی امت کے لوگوں کی تھیں۔ اب اس امت کے گناہگاروں کی توبہ کے واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

ایک جوان کی توبہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی گلی سے گزر رہے تھے۔ آپ نے ایک جوان کو دیکھا جو کپڑوں کے نیچے شراب کی بوتل چھپائے چلا آرہا تھا، آپ نے پوچھا اے جوان! اس بوتل میں کیا لیے جارہا ہے؟ جوان بہت شرمندہ ہوا کہ میں کیسے کہوں کہ اس بوتل میں شراب ہے؟ اس وقت اس نے دل ہی دل دعا مانگی ”اے اللہ! مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو شرمندگی اور رسوائی سے بچالے! میرے عیب کو ڈھانپ لے، میں پھر کبھی شراب نہیں پیوں گا“ پھر اس نے حضرت عمر کو جواب دیا امیر المومنین! یہ سرکہ ہے، آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ تو سہی۔ چنانچہ آپ نے دیکھا تو وہ سرکہ تھا۔

ذرا غور کیجیے ایک بندہ بندے کے ڈر سے خلوص دل سے تائب ہوا تو اللہ تعالیٰ

نے اس کی شراب کو سرکہ میں تبدیل کر دیا۔ اسی طرح اگر کوئی گنہگار اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نافرمانیوں کی شراب کو فرمانبرداری کے سرکہ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اس لیے بندے کو چاہیے کہ سچے دل سے توبہ واستغفار کرتا رہے۔

(مکاشفۃ القلوب۔ص:۷۶)

حضرت حبیب عجمی کی توبہ

حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمۃ بہت امیر آدمی تھے اور اہل بصرہ کو سود پر قرضہ دیا کرتے تھے۔ جب مقروض سے قرض کا تقاضا کرنے جاتے تو اس وقت تک نہ ٹلتے جب تک قرض وصول نہ ہو جاتا۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے قرض وصول نہ ہوتا تو مقروض سے اپنا وقت ضائع کرنے کا ہرجانہ وصول کرتے اور ان پیسوں سے زندگی گزارتے۔ ایک دن کسی کے یہاں وصولیابی کے لیے پہنچے تو وہ گھر پر موجود نہیں تھا۔ اس کی بیوی نے کہا کہ ”نہ تو شوہر گھر پر موجود ہے اور نہ میرے پاس تمہارے دینے کے لیے کوئی چیز ہے، البتہ میں نے آج ایک بھیڑ ذبح کی ہے جس کا تمام گوشت ختم ہو چکا ہے سر باقی ہے، اگر تم چاہو تو وہ تم کو دے سکتی ہوں۔“

چنانچہ آپ نے بکری کا سر لے لیا گھر پہنچے اور بیوی سے کہا کہ یہ سر سود میں ملا ہے اسے پکا ڈالو۔ بیوی نے کہا: گھر میں نہ لکڑی ہے اور نہ آٹا، بھلا میں کھانا کس طرح تیار کروں؟“ آپ نے کہا اُن دونوں چیزوں کا بھی انتظام مقروضوں سے سود لے کر کرتا ہوں۔ اور سود ہی سے یہ دونوں چیزیں لے آئے۔ جب کھانا تیار ہو چکا تو ایک ضرورت مند نے آ کر سوال کیا۔ آپ نے کہا تیرے دینے کے لیے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے چنانچہ سائل مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔ جب بیوی نے سالن نکالنا چاہا تو ہنڈیا سالن کی بجائے خون سے لبریز تھی۔ اس نے شوہر کو آواز دے کر کہا: ”دیکھو تمہاری کنجوسی اور بدبختی سے یہ کیا ہو گیا؟“ آپ کو یہ دیکھ کر عبرت ہوئی اور بیوی کو گواہ بنا کر

کہا کہ آج میں ہر برے کام سے توبہ کرتا ہوں اور یہ کہہ کر مقروض لوگوں سے اصل رقم لینے اور سود ختم کرنے کے لیے نکلے۔ راستہ میں کچھ لڑکے کھیل رہے تھے آپ کو دیکھ کر لڑکوں نے آوازیں کسنا شروع کر دیا ''دور ہٹ جاؤ حبیب سود خور آرہا ہے، کہیں اس کے قدموں کی خاک ہم پر نہ پڑ جائے اور ہم اس جیسے بد بخت نہ بن جائیں۔'' یہ سن کر آپ بہت رنجیدہ ہوئے اور حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ کو ایسی نصیحت فرمائی کہ بے چین ہو کر دوبارہ توبہ کی۔ واپسی میں جب ایک مقروض آپ کو دیکھ کر بھاگنے لگا تو فرمایا: ''تم مجھ سے مت بھاگو، اب تو مجھ کو تم سے بھاگنا چاہیے تا کہ ایک گناہ گار کا سایہ تم پر نہ پڑ جائے۔'' جب آپ آگے بڑھے تو انہی لڑکوں نے کہنا شروع کیا ''راستہ دے دو اب حبیب توبہ کر کے آرہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے پیروں کی گرد اس پر پڑ جائے اور اللہ ہمارا نام گناہ گاروں میں درج کر لے۔ آپ نے بچوں کی یہ بات سن کر اللہ سے عرض کیا کہ مولا! تیری قدرت بھی عجیب ہے کہ آج ہی میں نے توبہ کی اور آج ہی تو نے لوگوں کی زبان سے میری نیک نامی کا اعلان کرا دیا۔'' اس کے بعد آپ نے منادی کرادی کہ جو شخص میرا مقروض ہو وہ اپنی تحریر اور مال واپس لے جائے۔ اس کے علاوہ آپ نے اپنی تمام دولت راہ خدا میں لٹادی۔ پھر فرات کے ساحل پر ایک عبادت خانہ تعمیر کر کے اس میں عبادت میں مشغول ہو گئے اور یہ معمول بنالیا کہ دن کو علم دین کی تحصیل کے لیے حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں جاتے اور رات بھر عبادت میں مشغول رہتے۔ چونکہ قرآن مجید کا تلفظ صحیح مخرج سے ادا نہیں کر سکتے تھے اس لیے آپ کو عجمی کا خطاب دے دیا گیا۔ (تذکرۃ الاولیا: ص: ۳۴)

حضرت مالک بن دینار کی توبہ

حضرت مالک بن دینار سے ان کی توبہ کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ''میں پولیس میں تھا اور بہت شراب پیتا تھا۔ میں نے ایک خوبصورت باندی

خریدی جو میرے لیے بہت اچھی ثابت ہوئی، اس سے میرے یہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی، مجھے اس سے بے پناہ محبت تھی۔ جب وہ اپنے قدموں پر چلنے لگی تو اس کی محبت میرے دل میں اور بڑھ گئی وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتی تھی۔ جب میں شراب پینے لگتا تو وہ آکر شراب گرادیتی تھی۔ جب اس کی عمر دو سال ہوئی تو اس کا انتقال ہوگیا۔ مجھے اس کی موت نے مریض بنادیا۔ پندرہویں شعبان کی رات تھی اور جمعہ کا دن تھا۔ میں نشے میں چور ہو کر سو گیا اس دن عشا کی نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے قیامت قائم ہوگئی ہے اور صور پھونکا جارہا ہے، قبریں پھٹ رہی ہیں اور حشر قائم ہے اور میں بھی لوگوں کے ساتھ ہوں، اچانک میں نے اپنے پیچھے سرسراہٹ محسوس کی پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک بہت بڑا کالا اژدہا میرے پیچھے منہ کھولے میری طرف بڑھ رہا تھا۔ میں اس سے ڈر کر بھاگا بھاگتے ہوئے میں ایک صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے بزرگ کے پاس سے گزرا جن کے پاس خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دیا تو میں نے کہا: ”جناب! مجھے اس اژدھے سے بچائیے۔“ وہ بزرگ روتے ہوئے کہنے لگے ”میں کمزور ہوں اور یہ مجھ سے بہت طاقتور ہے میں اس پر قابو نہیں پاسکتا لیکن تم جلدی سے بھاگ جاؤ شاید اللہ کسی کو تم سے ملادے جو تمہیں اس سے بچالے۔“ تو میں سیدھا بھاگنے لگا اور وہاں قیامت کا منظر دیکھنے لگا۔ میں ایک اونچائی پر چڑھا تو وہاں زبردست آگ تھی میں نے اس کی ہولناکی کو دیکھا اور چاہا کہ اژدہے سے بچنے کے لیے اس آگ میں کود جاؤں مگر کسی نے چیخ کر کہا: ”لوٹ جا، تو اس آگ کا اہل نہیں ہے۔“ میں لوٹ آیا لیکن اژدہا میرے پیچھے تھا۔ میں اسی بزرگ کے پاس آیا اور انہیں کہا: ”جناب! میں نے آپ سے پناہ مانگی تھی لیکن آپ نے مجھے پناہ نہیں دی۔“ وہ بزرگ پھر معذرت کر کے کہنے لگے ”میں کمزور آدمی ہوں لیکن تم اس پہاڑ پر چڑھ جاؤ وہاں مسلمانوں کی

امانتیں ہیں، ہوسکتا ہے کہ تیری بھی کوئی امانت وہاں ہو جو تیری مدد کر سکے۔'' میں اس پہاڑ پر چڑھ گیا جو چاندی سے بنا ہوا تھا، اس میں جگہ جگہ سوراخ تھے اور سرخ سونے سے بنے ہوئے غاروں پر پردے پڑے ہوئے تھے، جب میں اژدہا سے ڈر کر پہاڑ کی طرف بھاگا تو کسی فرشتے نے زور سے کہا: ''پردے ہٹا دو۔'' تو پردے اٹھ گئے اور طاق کھول دیے گئے۔ پھر ان طاقچوں سے چاندی کی رنگت جیسے چہرے والے بچے نکل آئے اور اژدہا بھی میرے قریب آ گیا۔ اب میں بڑا پریشان ہوا۔ پھر بچے فوج در فوج نکلنا شروع ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ میری بچی جو مر چکی تھی، وہ بھی نکلی اور مجھے دیکھتے ہی رونے لگی: ''واللہ! میرے والد۔'' پھر وہ تیزی سے کود کر ایک نور کے ہالے میں گئی اور دوبارہ میرے سامنے نمودار ہوئی اور اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا، اور دایاں ہاتھ اژدہے کی طرف بڑھایا تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا۔

اس کے بعد اس نے مجھے بٹھایا اور میری گود میں آ بیٹھی اور اپنا سیدھا ہاتھ میری داڑھی میں پھیرتے ہوئے کہنے لگی: **اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ** **ترجمہ**: کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے جھک جائیں۔ (پ ۲۷، الحدید: ۱۶)

میں نے کہا: ''میری بچی! کیا تمہیں قرآن معلوم ہے؟ اس نے کہا: ''ہاں! ہم لوگ آپ سے زیادہ جانتے ہیں۔'' میں نے پوچھا: ''مجھے اس اژدھے کے بارے میں بتاؤ جو مجھے ہلاک کر دینا چاہتا تھا؟'' اس نے کہا: ''وہ آپ کے برے اعمال تھے جنہیں خود آپ نے طاقتور بنایا تھا۔'' میں نے پوچھا: ''وہ بزرگ کون تھے؟'' بچی نے بتایا: ''وہ آپ کے اچھے اعمال تھے جنہیں آپ نے اتنا کمزور کر دیا تھا کہ وہ آپ کے برے اعمال کو دور نہ کر سکے۔'' میں نے پوچھا: ''میری بچی! تم لوگ اس پہاڑ میں کیا کرتی ہو؟'' اس نے کہا ''ہم مسلمانوں کے بچے اس پہاڑ میں رہتے ہیں اور قیامت ہونے تک رہیں

گے، ہم منتظر ہیں کہ تم کب ہمارے پاس آؤ اور ہم تمہاری شفاعت کریں۔'' مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں خوفزدہ حالت میں بیدار ہوا، اور شراب پھینک کر اس کے برتن توڑ دیئے اور اللہ سے توبہ کرلی، یہ واقعہ میری توبہ کا سبب بنا۔ (کتاب التوابین: الجزء:اص:۱۲۹)

عباسی شہزادے کی توبہ

ایک آدمی کے گھر کی دیوار گر گئی اسے جلد از جلد دیوار بنوانے کی فکر لاحق ہوئی لہٰذا اسے بنوانے کے لیے مزدور کی تلاش میں گھر سے نکلا چوراہے پر اس نے مزدوروں کو دیکھا جو کام کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ ان میں ایک نوجوان بھی تھا جو سب سے الگ تھلگ کھڑا تھا، اس کے ایک ہاتھ میں تھیلا اور دوسرے ہاتھ میں ہتھوڑا تھا۔ اس شخص کا کہنا ہے کہ ''میں نے اس نوجوان سے پوچھا، تم مزدوری کروگے؟'' نوجوان نے جواب دیا۔ ''ہاں!'' میں نے کہا، ''دیوار بنانی ہوگی۔'' نوجوان کہنے لگا، ''ٹھیک ہے! لیکن میری شرطیں ہیں اگر تمہیں منظور ہوں تو میں کام کرنے کے لیے تیار ہوں، پہلی شرط یہ ہے کہ تم میری مزدوری پوری ادا کروگے، دوسری شرط یہ ہے کہ نماز کے وقت مجھ کو نماز پڑھنے سے نہیں روکو گے۔'' میں نے اس کی شرطیں مان لیں اور ساتھ لے کر گھر آ گیا پھر اسے کام بتا کر کسی کام سے باہر چلا گیا۔ جب شام کے وقت واپس آیا تو دیکھا کہ اس نے عام مزدوروں سے دوگنا کام کیا ہے میں نے بخوشی اس کی اجرت ادا کی اور وہ چلا گیا۔ دوسرے دن پھر میں اس نوجوان کی تلاش میں چوراہے پر گیا لیکن وہ مجھے نظر نہیں آیا۔ میں نے دوسرے مزدوروں سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہفتے میں صرف ایک دن مزدوری کرتا ہے۔ یہ سن کر میں سمجھ گیا کہ وہ عام مزدور نہیں بلکہ کوئی بڑا آدمی ہے۔ میں نے ان سے اس کا پتہ معلوم کیا اور اس جگہ پہنچا تو دیکھا کہ وہ زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اسے سخت بخار تھا۔ میں نے اس سے کہا اگر پسند کرو تو میرے ساتھ میرے گھر چلو اور مجھے اپنی

خدمت کا موقع دو۔‘‘ اس نے انکار کر دیا تاہم پھر میرے مسلسل اصرار پر مان گیا لیکن ایک شرط رکھی کہ مجھ سے کھانے کی کوئی چیز نہیں لے گا، میں نے اس کی یہ شرط منظور کر لی اور اسے اپنے گھر لے آیا۔ وہ تین دن میرے گھر رہا لیکن اس نے نہ تو کسی چیز کا مطالبہ کیا اور نہ ہی کوئی چیز لے کر کھائی۔ چوتھے روز اس کے بخار میں شدت آ گئی تو اس نے مجھے بلایا اور کہنے لگا، ’’میرے بھائی! لگتا ہے کہ اب میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے لہٰذا جب میں مر جاؤں تو میری اس وصیت پر عمل کرنا، ’’جب میری روح جسم سے نکل جائے تو میرے گلے میں رسی ڈالنا اور گھسیٹتے ہوئے باہر لے جانا اور اپنے گھر کے ارد گرد چکر لگوانا اور کہنا لوگو! دیکھ لو اپنے رب کی نافرمانی کرنے والوں کا یہ حشر ہوتا ہے۔‘‘ شاید اس طرح میرا رب مجھے معاف کر دے۔ پھر جب تم مجھے غسل دے چکو تو مجھے انہی کپڑوں میں دفن کر دینا۔ پھر بغداد میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس جانا اور یہ قرآن مجید اور انگوٹھی انہیں دینا اور میرا یہ پیغام بھی دینا کہ، ’’اللہ سے ڈرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت اور نشے کی حالت میں موت آ جائے اور بعد میں پچھتانا پڑے، پھر اس سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔‘‘ نوجوان مجھے وصیت کرنے کے بعد انتقال کر گیا۔ میں اس کی موت کے بعد کافی دیر تک آنسو بہاتا رہا اور غمزدہ رہا۔ پھر (نہ چاہتے ہوئے بھی) میں نے اس کی وصیت پوری کرنے کے لیے ایک رسی لی اور اس کی گردن میں ڈالنے کا ارادہ کیا تو کمرے کے ایک کونے سے آواز آئی، ’’اس کے گلے میں رسی مت ڈالنا، کیا اللہ کے ولی کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے؟‘‘ یہ آواز سن کر میرے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی۔ پھر اس کے کفن و دفن کا انتظام کرنے کے لیے میں چلا گیا۔ اس کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد میں اس کا قرآن پاک اور انگوٹھی لے کر خلیفہ کے محل کی طرف گیا۔ وہاں جا کر میں نے اس نوجوان کا واقعہ ایک کاغذ پر لکھا اور محل کے داروغہ سے اس سلسلے میں بات کرنا چاہا تو اس نے مجھے جھڑک دیا اور اندر جانے کی

اجازت دینے کی بجائے اپنے پاس بٹھالیا۔ آخرکار! خلیفہ نے مجھے اپنے دربار میں بلایا اور کہنے لگا، کیا میں اتنا ظالم ہوں کہ مجھ سے براہ راست بات کرنے کے بجائے رقعے کا سہارا لیا؟'' میں نے عرض کی ''اللہ تعالیٰ آپ کا اقبال بلند کرے، میں کسی ظلم کی فریاد لے کر نہیں آیا بلکہ ایک پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں۔'' خلیفہ نے اس پیغام کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے وہ قرآن مجید اور انگوٹھی نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔ خلیفہ نے ان چیزوں کو دیکھتے ہی کہا، یہ چیزیں تجھے کس نے دی ہیں؟'' میں نے عرض کیا، ''ایک گارا بنانے والے مزدور نے......۔'' خلیفہ نے ان الفاظ کو تین بار دہرایا، ''گارا بنانے والا، گارا بنانے والا......۔'' اور رو پڑا۔ کافی دیر رونے کے بعد مجھ سے پوچھا، ''وہ گارا بنانے والا اب کہاں ہے؟'' میں نے جواب دیا، ''وہ مزدور فوت ہو چکا ہے۔'' یہ سن کر خلیفہ بے ہوش ہو کر گر گیا اور عصر تک بے ہوش رہا۔ میں اس دوران حیران و پریشان وہیں موجود رہا۔ پھر جب خلیفہ کو کچھ افاقہ ہوا تو مجھ سے دریافت کیا، ''اس کی وفات کے وقت تم اس کے پاس تھے؟'' میں نے اثبات میں سر ہلا دیا تو کہنے لگا، ''اس نے تجھے کوئی وصیت کی تھی؟'' میں نے اسے نوجوان کی وصیت بتائی اور وہ پیغام بھی دیا جو اس نوجوان نے خلیفہ کے لیے چھوڑا تھا۔ جب خلیفہ نے یہ ساری باتیں سنیں تو مزید غمگین ہو گیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار دیا، اپنے کپڑے چاک کر ڈالے اور کہنے لگا، ''اے مجھے نصیحت کرنے والے! اے میرے زاہد و پارسا! اے میرے شفیق!......'' اس طرح کے بہت سے القابات خلیفہ نے اس مرنے والے نوجوان کو دیئے اور مسلسل آنسو بہاتا رہا۔ یہ سارا معاملہ دیکھ کر میری حیرانی و پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا کہ خلیفہ ایک عام مزدور کے لیے اتنا غم زدہ کیوں ہے؟ جب رات ہوئی تو خلیفہ نے مجھ سے اس کی قبر پر لے جانے کی خواہش ظاہر کی تو میں اس کے ساتھ ہولیا۔ خلیفہ چادر میں منہ چھپائے میرے پیچھے پیچھے چلنے

لگا، جب ہم قبرستان پہنچے تو میں نے ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا، ''عالی جناب! یہ اس نوجوان کی قبر ہے۔'' خلیفہ اس کی قبر سے لپٹ کر رونے لگا۔ پھر کچھ دیر رونے کے بعد اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور مجھ سے کہنے لگا، ''یہ نوجوان میرا بیٹا تھا، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے جگر کا ٹکڑا تھا، ایک دن یہ رقص و سرور کی محفل میں گم تھا کہ مکتب میں کسی بچے نے یہ آیت تلاوت کی، 'اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ط: **ترجمہ**: کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے جھک جائیں۔ (پ ۲۷، الحدید: ۱۶) جب اس نے یہ آیت سنی تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے تھر تھر کانپنے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور یہ پکار پکار کر کہنے لگا، ''کیوں نہیں؟ کیوں نہیں؟'' یہ کہتے ہوئے محل کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس دن سے ہمیں اس کے بارے میں کوئی خبر نہ ملی یہاں تک کہ آج تم نے اس کی وفات کی خبر دی۔''

(حکایات الصالحین، ص ۶۷، کتاب التوابین: ص: ۱۰۸)

حضرت فضیل بن عیاض کی توبہ

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ (م ۱۸۷ھ) بہت نامور محدث اور مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ یہ پہلے ڈاکو تھے۔ ایک مرتبہ ڈاکہ ڈالنے کی غرض سے کسی مکان کی دیوار پر چڑھ رہے تھے کہ مالک مکان قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول تھا۔ اس نے یہ آیت پڑھی۔ ''اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ **ترجمہ**: کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے جھک جائیں۔ (پ ۲۷، الحدید: ۱۶)

جونہی یہ آیت آپ کے کان سے ٹکرائی، آپ خوف خدا سے کانپنے لگے اور بے اختیار منہ سے نکلا، ''کیوں نہیں میرے پروردگار! اب اِس کا وقت آ گیا ہے۔''

چنانچہ روتے ہوئے دیوار سے اُتر پڑے اور رات کو ایک سنسان بے آباد کھنڈر نما مکان میں جا کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہاں ایک قافلہ پہنچا تو قافلے کے لوگ آپس میں کہنے لگے، ''رات کو سفر مت کرو، یہاں رک جاؤ فضیل بن عیاض ڈاکو اسی طرف رہتا ہے۔'' آپ نے قافلے والوں کی باتیں سن لیں تو اور زیادہ رونے لگے کہ افسوس! میں کتنا گناہ گار اور پاپی ہوں کہ میرے خوف سے قافلے رات میں سفر نہیں کرتے اور گھروں میں عورتیں میرا نام لے کر بچوں کو ڈراتی ہیں۔ آپ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر آپ نے سچی توبہ کر کے یہ اِرادہ کیا کہ اب ساری زندگی کعبۃ اللہ کی مجاوری اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزاروں گا، چنانچہ آپ نے علم حدیث پڑھنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں صاحب فضیلت محدث ہو گئے اور حدیث کا درس دینا شروع کر دیا۔ (اولیائے رجال الحدیث، ص:۲۰۶)

گناہوں سے بچنے کا انوکھا نسخہ

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمہ (م ۱۶۲ھ) کی خدمت میں ایک نوجوان حاضر ہوا اور کہنے لگا، ''میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، مجھے کچھ نصیحت فرمائیے، جو مجھے گناہوں کو چھوڑنے میں مددگار ہو۔'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''اگر تم پانچ باتوں کو اپنا لو تو گناہ تمہیں کوئی نقصان نہ دے گا۔'' اس نے آمادگی کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا۔

''پہلی بات یہ ہے کہ جب تم گناہ کا ارادہ کرو تو اللہ تعالیٰ کا رزق مت کھاؤ۔''

اس نوجوان نے کہا، ''پھر میں کہاں سے کھاؤں گا؟ کیوں کہ دنیا کی ہر چیز اللہ کی پیدا کی ہوئی ہے۔'' آپ نے فرمایا، ''کیا یہ اچھا لگے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کا رزق بھی کھاؤ اور اس کی نافرمانی بھی کرو؟'' اس نوجوان نے کہا، ''نہیں۔

پھر کہا اچھا دوسری بات بتائیں۔'' آپ نے فرمایا، ''دوسری بات یہ ہے کہ

جب تم کوئی گناہ کرنے لگو تو اللہ کے ملک سے باہر نکل جاؤ۔'' وہ کہنے لگا،''یہ تو پہلی بات سے بھی زیادہ مشکل ہے کیوں کہ مشرق سے مغرب تک اللہ ہی کی مملکت ہے۔''
آپ نے ارشاد فرمایا،''تو کیا یہ مناسب ہے کہ جس کا رزق کھاؤ اور جس کے ملک میں رہو اسی کی نافرمانی کرو؟'' نوجوان نے نفی میں سر ہلایا اور کہا، تیسری بات بتائیں۔''

آپ نے فرمایا،''تیسری بات یہ ہے کہ جب تم کوئی گناہ کرو تو ایسی جگہ کرو جہاں تمہیں اللہ نہ دیکھ سکے۔'' اس نے کہا، حضور! یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ تو ہر بات کا جاننے والا ہے کوئی اس سے کیسے چھپ سکتا ہے؟'' آپ نے فرمایا،''تو کیا یہ اچھا لگے گا کہ تم اس کا رزق بھی کھاؤ، اس کی مملکت میں بھی رہو اور پھر اسی کے سامنے اس کی نافرمانی بھی کرو؟ نوجوان نے کہا،''چوتھی بات بیان فرمائیں۔''

آپ نے فرمایا،''چوتھی بات یہ ہے کہ جب ملک الموت تمہاری روح قبض کرنے تشریف لائیں تو ان سے کہنا،'' کچھ دیر کے لیے ٹھہر جائیں تا کہ میں توبہ کر کے چند اچھے اعمال کر لوں۔'' اس نے کہا،''یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ اس مطالبے کو مان لیں۔'' آپ نے فرمایا،'' جب تم جانتے ہو کہ موت یقینی ہے اور اس سے بچنا ممکن نہیں تو چھٹکارے کی توقع کیسے کر سکتے ہو؟'' اس نے کہا،''پانچویں بات بتائیں۔''

آپ نے فرمایا،''پانچویں بات یہ ہے کہ جب زبانیہ (یعنی جہنم کے داروغے) آئیں اور تجھے جہنم کی طرف لے جانے لگیں تو مت جانا۔'' اس نے عرض کی،''وہ نہیں مانیں گے اور نہ مجھے چھوڑیں گے۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا،''تو پھر تم نجات کی امید کیسے رکھ سکتے ہو؟''

وہ نوجوان پکار اٹھا،''مجھے یہ نصیحت کافی ہے، اب میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔'' اس کے بعد وہ نوجوان مرتے دم تک عبادت میں مشغول رہا۔

(کتاب التوابین: ص: ۱۶۸)

آج کے دور میں بھی ان باتوں کو اپنے پیش نظر رکھا جائے اور ان کے مطابق عمل کیا جائے تو ان شاء اللہ گناہوں سے بہت حد تک حفاظت ہو سکتی ہے۔

کسی کو دوزخی نہ کہیے

حضرت جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک آدمی نے کہا کہ اللہ کی قسم فلاں آدمی کو اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا'' وہ کون ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔ میں نے فلاں کو تو بخش دیا، ہاں! تیرے عمل ضبط کر لیے۔'' (مسلم۔ رقم الحدیث: ۶۸۴۸)

اسی طرح ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں دو دوست تھے جن میں آپس میں گہری محبت تھی۔ ان میں سے ایک عبادت میں کوشاں تھا اور دوسرے کے متعلق کہتے ہیں کہ گنہگار تھا۔ عابد کہنے لگا کہ ان کاموں سے باز آجا جن میں تو پھنسا ہوا ہے۔ وہ کہنے لگا مجھے میرے راستے پر چھوڑ دو۔ ایک دن عابد نے اسے ایسے گناہ پر پایا جسے اس نے بہت بڑا جانا تو بولا اللہ کی قسم! تجھے اللہ تعالیٰ کبھی نہیں بخشے گا اور نہ جنت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے پاس فرشتہ بھیجا۔ جس نے ان دونوں کی روحیں قبض کر لیں۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے گنہگار سے فرمایا تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا اور دوسرے سے فرمایا تو میرے بندے پر میری رحمت روک سکتا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا لے جاؤ اسے آگ میں (ڈال دو)۔'' (مشکوٰۃ)

معلوم ہوا کہ آدمی کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو اللہ کے لیے اس کو بخش دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ لہٰذا کسی کو جہنمی یا دوزخی نہیں کہنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کو جہنمی کہنے کی وجہ سے آدمی خود جہنم کا مستحق بن جائے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی.

اب ذیل میں چند ایسی دعائیں اور ایسے مبارک کلمات تحریر کیے جا رہے ہیں جنھیں پڑھنا باعث سعادت اور جن کے ذریعہ توبہ کرنا نہایت آسان ہے۔ لہٰذا انھیں بھرپور توجہ وانہماک کے ساتھ پڑھیے اور خوب سے خوب فائدہ اٹھائیے۔

توبہ واستغفار کی مقبول دعائیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو ایک مجلس میں سو بار شمار کر لیتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے:
رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْر: اے اللہ مجھے بخش دے میری توبہ قبول فرما۔ یقیناً تو توبہ قبول فرمانے والا بخشنے والا ہے۔'

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے تو ہم مسلمانوں کو بھی یہ دعا یاد کر لینی چاہیے۔ شاید اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب کی پیاری زبان سے نکلے ہوئے کلمات کے ذریعہ ہی توبہ کرنا ہماری مغفرت اور بخشش کا سبب بن جائے۔

صاحب حصن حصین نے استغفار کے یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں: رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم یہ کلمات قرآن کریم کی اس آیت سے مطابقت رکھتے ہیں وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم. (سورہ البقرہ:۱۲۸)

اسی طرح ایک اور آیت میں ارشاد ربانی ہے: فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم. (سورہ بقرہ:۳۸)

ایک حدیث شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَ اِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا 'الٰہی مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو نیکیاں کریں تو خوش ہو جائیں اور گناہ کریں تو معافی مانگ لیں۔'' (ابن ماجہ ، بیہقی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی صرف ''اَسْتَغْفِرُاللہ'' ہی پڑھا کرتے تھے۔ یہ بہت ہی مختصر استغفار ہے۔ کم از کم ہمیں یہی پڑھنے کی عادت ڈال لینی چاہیے۔ حضرت بلال بن یسار بن زید سے روایت ہے کہ ان کے دادا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو یہ پڑھا کرے اس کی بخشش کر دی جائے گی۔ اگرچہ وہ

میدان جہاد سے راہِ فرار اختیار کر چکا ہو: اَستَغفِرُ اللّٰہَ العَظِیمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔ ’’میں معافی مانگتا ہوں اس اللہ سے جو عظمت والا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ وہ زندہ ہے، قائم رہنے والا ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔‘‘ (ترمذی۔ رقم الحدیث:۲۶)

جہاد سے بھاگنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن ذرا سوچئے کہ استغفار کی برکت سے اللہ تعالیٰ ایسا بدترین گناہ بھی بخش دیتا ہے!۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے ’’جو شخص رات کو سوتے وقت تین دفعہ ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف فرما دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر (بے شمار) ہی کیوں نہ ہوں۔‘‘ ایک اور روایت میں تین مرتبہ کے بجائے پانچ مرتبہ پڑھنے کا ذکر آیا ہے۔

سید الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: استغفار کا سردار یہ ہے کہ تم کہو۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. **ترجمہ**: الٰہی تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے عہد و پیمان اور تیرے وعدہ پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں۔ میں تجھ سے اپنے کیے ہوئے (کاموں) کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری نعمتیں مجھ پر ہیں ان کا تیرے سامنے اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش دے۔ اس لئے کہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

حضور اکرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو کامل یقین کے ساتھ دن میں یہ پڑھ لے۔ پھر اسی دن شام سے پہلے مرجائے تو وہ جنتی ہوگا اور جو دل کے یقین کے ساتھ رات میں پڑھ لے۔ پھر صبح سے پہلے مرجائے تو وہ جنتی ہوگا۔

(بخاری۔ باب افضل الاستغفار: رقم الحدیث: ۶۳۰۶)

جنت کا انمول خزانہ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔

(مسلم۔رقم الحدیث: ۷۰۳۹)

اللہ کے پسندیدہ کلمات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کلمے اللہ کو بہت ہی محبوب ہیں زبان پر ہلکے ہیں (یعنی ان کلموں کا پڑھنا بہت آسان ہے) اور میزان عمل پر بہت بھاری ہیں (وہ دو کلمے یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. (بخاری، رقم الحدیث: ۷۵۶۳)

لہذا، ان کلمات کا زیادہ سے زیادہ ورد کر کے ہمیں اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وَمَاتَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ

Published by

MADINATUL ULOOM INSTITUTE, TOPSIA

ALL INDIA TABLEEGH -E- SEERAT KOLKATA, WB

E-mail: tableegh.e.seerat@gmail.com Mob. 9830367155

www.islamiurdubook.blogspot.com